گئی ہیں۔ مصنف نے معلومات فراہم کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس سے آج کے انسان کے لیے نتائج بھی اخذ کیے ہیں۔ پہلے مضمون "احترام بچہ" میں رسول اللہ ؐ کے 'بچوں کے بارے میں' معمولات بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ امن و اخوت 'عدل' انسانی حقوق' دعوت و اصلاح اور رسول پاک ؐ بطور تاجر کے موضوعات پر اسوۂ حسنہ سے رہنمائی پیش کی گئی ہے۔ اسلامی مملکت کے قیام کے لیے اور پھر نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور اس کے لیے عملی تجاویز کے عنوان سے 'اتنی عملی تدابیر و تجاویز جمع کر دی ہیں کہ کام کرنے والوں کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ سیرت کے شائقین اس کتاب کو ہاتھ میں لیں گے تو بہت کچھ پائیں گے 'علم بھی' جذبہ عمل بھی اور عملی نقطہ نظر بھی۔ مصنف کی تحریریں عقیدت و محبت میں ڈوبی ہوئی ہیں اور فارسی اور اردو اشعار نے اسلوب بیان میں دل کشی و جاذبیت پیدا کر دی ہے۔ آغاز میں تین ڈپٹی کمشنروں کی شرکت بھی ہے اور ایک نئی بات: دس بارہ اشتہارات بھی زینت کتاب ہیں۔

(مسلم سجاد)

ہمیں رکنا نہیں آتا: مقصود الزمان سحر (شہید)۔ ناشر: الحمد پبلی کیشنز' لیک روڈ' لاہور۔ صفحات ۱۲۴۔ قیمت ۸۰ روپے۔

ایک بے چین اور مضطرب روح کا مالک 'مقصود ننھ تو "ڈکیریر میکنگ" پی ایم اے کاکول کے سانچے میں ڈھل سکا' نہ اسے سفر جاپان راس آیا۔ جہاد افغانستان میں شرکت سے البتہ اسے کچھ تسکین ملی۔ نجیب حکومت کے خاتمے پر شوق شہادت کشاں کشاں اسے کشمیر لے گیا اور وہاں ۲۲ مئی ۱۹۹۴ کو وہ اپنی پیشانی پر تمغائے شہادت سجائے اپنے رب کے حضور پیش ہو گیا۔ بے چین اور مضطرب روح کو قرار آ ہی گیا۔

"ہمیں رکنا نہیں آتا" اسی بے قراری و مجبوری اور اضطراب کا فن کارانہ اظہار اور "جہاد و جام شہادت کی آرزو کی طلسم کاری" کا خوب صورت نمونہ ہے۔ مقصود سحر بے انصافی اور جبر و استحصال پر قائم نظام باطل سے بیزار تھے۔ نظم "ایک ورکشاپ میں مکالمہ" کا کم سن مکینک فریاد کناں ہے:

جس نے چھینا ہے بانکپن میرا — دور نو کا نظام باطل ہے
ہاں' یہی دور جبر و محرومی — میری معصومیت کا قاتل ہے

طرفہ تماشا ہے کہ کلمہ طیبہ کے نام پر قائم ہونے والے اس ملک میں:

ہے گزرنے کو آدھی صدی مگر — دور کتنی ہے منزل' یہ کس کو خبر

شاعر احساس کی بھٹی میں تپ رہا ہے مگر سعید و صالح روح نے احساس کو ایک مثبت رخ دیا ہے